بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ
والسلام علی حبیبہ وصفیہ محمد خاتم النبین والہ
الطیبن الطاہرین، ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر

پیام عمل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبہ للمتقین والصلوٰۃ
والسلام علی حبیبہ وصفیہ محمد خاتم النّبیین والہ
الطّیبین الطاھرین امابعد خداوند عالم سورہ آل عمران پارہ ۴
میں ارشاد فرماتا ہے کہ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر
ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولٰئک ھم المفلحونْ
اور تم میں سے ایک گروہ ایسا ضرور ہونا چاہیے جو لوگوں کو نیک کاموں کے لئے
کی طرف بلائے اور اچھے کاموں کا حکم دے اور برے کاموں سے روکے
اور وہی فلاح پائینگے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اہم ترین
واجبات دینیہ سے ہے۔ حضرت رسول اللہ ص نے فرمایا ہے کہ اذا ظہر البدع
فی امتی فلیظھر العالم علمہ والا فعلیہ لعنۃ اللہ والملٰئکۃ

والنّاس اجمعین یعنی جب میری امت میں بدعتیں ظاہر ہوں تو عالم پر
واجب ہے اپنے علم کو ظاہر کرے (یعنی ان بدعتوں کے متعلق احکام
خدا و رسول کو ظاہر کردے) ورنہ اس پر خدا اور ملائکہ اور تمام انسانوں کی
لعنت ہے

کلینی رحمہ نے حضرت امام جعفر صادق ع سے روایت کی ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ پروردگار عالم نے دو فرشتوں کو ایک شہر پر بھیجا کہ اوس کا
تختہ الٹ دیں جب وہ دونوں فرشتے اس شہر میں پہونچے تو ایک شخص
کو بارگاہ خدا میں تضرع زاری اور دعائیں کرتے دیکھا پس ایک فرشتے
نے دوسرے کہا کہ تم اس تضرع زاری کرنوالے کو دیکھ رہے ہو اس نے کہا ہاں لیکن
خدا نے تم کو جو حکم دیا ہے بجالاؤ اس نے کہا کہ نہیں جب تک پروردگار سے
استفسار نہ کر لوں گا عذاب نہ کرونگا چنانچہ اس نے بارگاہ احدیت میں
عرض کیا کہ پروردگار تو نے جس شہر پر عذاب نازل کرنے کا حکم دیا ہے ہم نے

دہاں تیرے ایک بندے کو تجھ سے تضرع وزاری کرتے ہوئے دیکھا ہے
حکم ہوا کہ ہم نے تم کو جو حکم دیا ہے بجالاؤ اسلئے کہ میرے اس بندے نے
کبھی میری رضا کے لئے کسی میرے نافرمان بندے پر غصہ نہیں کیا۔
نیز حضرت سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک بڈھا زاہد خدا کی عبادت
کرتا تھا ایک روز وہ نماز میں مشغول تھا کہ دو شخص ایک مرغ کو پکڑ کر لائے اور اس
پر نوچنے لگے لیکن اس عابد نے اُن کو اس ظلم سے منع نہیں کیا اور اپنی
عبادت میں مشغول رہا خداوند عالم نے زمین کو حکم دیا کہ اس عابد کو نگل جائے
زمین شگافتہ ہوئی اور ہمیشہ کے لئے نگل گئی

ایک عبرت ناک واقعہ جب میں پانچویں یا چھٹیں درجہ میں پڑھتا
میرے مدرسہ میں ایک لڑکا پڑھتا تھا جو بدشوق ہونے کی وجہ سے باوجود عمر زیادہ ہونے کے
اردو اور فارسی کی ابتدائی تعلیم سے آگے نہ پڑھ سکا اوسکی ایک تفریح یہ تھی کہ اگر کوئی اس

مرغ ذبح کرنے کو کہتا تو وہ ذبح کیے پہلے مرغ کی ٹانگیں کاٹ کر چھوڑ دیتا
اور اوسکے اچکنے کو دیکھ کر ہنستا اور خوش ہوتا اگر کوئی منع کرتا تو کہتا کہ مارنا ہی تو ہے
کیا فرق ہے پہلے سر کاٹ لوں یا پہلے پاؤں کاٹوں غرض منع کرنے کے
باوجود وہ اپنے فعل سے باز نہ آیا کچھ دنوں کے بعد سلسلہ ملازمت
اُسنے عظیم آباد کا چھوڑا اور ایک طویل مدت کے بعد پھر وطن واپس ہوا جب
گاڑی آخری اسٹیشن پر پہونچی تو قبل اسکے کہ گاڑی ٹھہرے انتہائے شوق
وطن میں وہ ریل سے کود پڑا پاؤں جو پھسلا تو پلیٹ فارم اور گاڑی کے درمیان
میں گرا لیکن فوراً سمیٹ کر پلیٹ فارم کی دیوار سے چپک گیا اسکے بعد ایک
پاؤں بڑھا کر اسنے معلوم کرنا چاہا کہ گاڑی چل رہی ہے یا ٹھہر گئی چونکہ ابھی گاڑی
چل رہی تھی اوسکے پاؤں کا تلوا کٹ گیا گاڑی ٹھہری اور وہ نکالا گیا اور دوسری
ٹرین سے پھر پٹنہ واپس کیا گیا اور میڈیکل کالج پٹنہ میں داخل کر دیا گیا وہاں

علاج شروع ہوا ہر چند روز کے بعد پاؤں کا کچھ حصہ سڑ جاتا تھا یہاں تک کہ اور

کچھ اوپر سے کاٹا جاتا تھا یہاں تک کہ یہ سلسلہ ران تک پہونچا جب نصف ران

سے زیادہ کٹ چکی تو زخم مندمل ہوا اور وہ ایک وزا وسی کٹی ہوئی ٹانگ

والے مرغ کی طرح بیساکھی پر چلتا ہوا وطن واپس آیا جب اوس سے

کوئی پوچھتا کہ یہ کیا ہوا تو کہتا کہ یہ وہی مرغ والی ٹانگ ہے وطن پہونچ کر کچھ دنوں

زندہ رہا اس کے بعد انتقال کیا خدا اس کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے

حضرت امام رضا عہ سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صہ نے فرمایا کہ میری

جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ایک دوسرے پر ٹالنے لگے تو اس وقت

تم لوگ عذاب خدا کے منتظر رہنا حضرت امیر المومنین عہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ

ظہر الفساد فلا منکر مغیر ولا زاجر مزدجر افبھذا تریدون

ان تجاوروا اللہ فی دار قدسہ وتکونوا اعز اولیائہ

عمل ۸ هیہات لا یخدع اللہ فی جنتہ نہج البلاغہ جلد ا

خطبہ ع ۲۹ یعنی برائیاں ظاہر ہیں لیکن کوئی بدلے نہیں نہ کوئی روکنے والا

ہے کیا اسی طریقہ عمل پر جاتے ہو کہ بہشت برین میں جوار رحمت پروردگار

میں جگہ پاؤ اور کیا اسی رویہ پر جاتے ہو کہ خدا کے محبوب ترین دوستوں

میں داخل ہو جاؤ یہ باتیں بہت دور ہیں خدا کو اوسکی جنت کے بارے

میں کوئی دھوکہ نہیں دے سکتا

نیز حضرت نے فرمایا کہ دین کی بنیاد چار چیزوں پر ہے ع ۱ وہ عالم

جو اپنے علم سے دوسروں کو فائدہ پہونچائے اور خود اس پر عمل کرے

ع ۲ وہ غنی جو اپنے مذہب والوں سے بخل نہ کرے ع ۳ وہ فقیر جو دنیا

کے لئے اپنی آخرت کو برباد نہ کرے ع ۴ وہ جاہل جو علم حاصل کرنے سے

تکبر نہ کرے پس جب عالم اپنے علم کو چھپانے لگے اور مالدار بخل کرنے لگے

اور حقیر دنیا کے لئے اپنا دین بیچنے لگے اور جاہل علم دین حاصل کرنے سے
تکبر کرنے لگے (یعنی مسائل نماز و روزہ اور احکام حلال و حرام کے معلوم
اور علماء دین کی تقلید و اطاعت کو اپنے لئے سبب توہین سمجھے تو دنیا
اُلٹے پاؤں سابق کفر کی طرف پلٹ جائے گی اسوقت تم لوگ عباد نگاہوں
کی کثرت اور لوگوں کی ظاہری (اسلامی صورت کو دیکھ کر فریب کھانا
کسی نے عرض کیا کہ یا امیرالمومنین تو اسوقت ہم لوگ کیوں کر زندگی کریں فرمایا ظاہر
میں ان لوگوں سے ملتے رہنا لیکن باطن میں ان سے جدا رہنا کیونکہ انسان جیسا
کرے گا ویسا ہی بدلا پائے گا اور جس سے محبت کرے گا اسی کے ساتھ محشور ہوگا
اثنا عشریہ باب ۲ فصل ۳ ص ۲۳
نیز حضرت نے فرمایا جہاد کے چار شعبے ہیں ع۱ امر بالمعروف ع۲ نہی عن المنکر
ع۳ سچ بولنا سچ کے محل پر ع۴ فاسق سے بغض رکھنا پس جس نے ام

امر بالمعروف کیا اوس نے مومن کی کمر مضبوط کی اور جس نے نہی عن المنکر
کیا اوسنے منافق کی ناک کاٹ لی اور جو سچ کی جگہہ پر سچ بولا اس نے
اپنا فرض ادا کیا اور جس نے فاسق کو دشمن رکھا اسنے خدا کی خوشی کے
لئے غصّہ کیا اور خدا بھی اس کے لئے اسکے دشمن پر غضبناک ہوگا بس
یہی باتیں ایمان ہیں اور یہی ایمان کا ستون ہیں اور یہی ایمان کے شعبے ہیں
اثنا عشریہ فصل ۱۲ باب ۲ صفحہ ۱۱۷
ہم لوگوں نے نفرت و عداوت غیظ و غضب، انتقام، ترک سلام و کلام و
ترک موالات کا بہترین عمل اور صحیح ترین موقع دنیاوی معاملات کو دے
رکھا ہے جو شخص ہمارا یا ہمارے باپ ماں ہمارے خاندان، ہمارے
وطن کا دشمن یا مخالف ہو، جو ہماری توہین کرے ہماری شان یا ہمارے
مزاج کے خلاف کوئی کام کرے وہ ہمارے نزدیک ہر نفرت و عداوت و

توہین و سزا کا مستحق ہے یہاں تک کہ اولاد بھی اگر ہماری نافرمانی و مخالفت
کرتی ہے تو اس کو عاق کر دیتے ہیں اور دوسرے لوگ بھی ہم کو اس نفرت د
دشمنی پر معذور سمجھتے ہیں

۲۔ مومن سے بغض و بدگمانی حرام ہے ۔ خدا اور خدا کے رسول نے مومن کی
عداوت و نفرت سے ہم کو منع فرمایا ہے اور حلم و بردباری و عفو بخشش و حسن
سلوک کی تاکید فرمائی ہے یہاں تک کہ خداوند عالم ایسے مومنین کی عبادتیں
قبول نہیں فرماتا جو آپس میں کینہ و بغض و عناد و دشمنی رکھتے ہیں اور ترک سلام
و کلام کرتے ہیں حضرت رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوذر اہل دنیا
(یعنی مومنین) کے اعمال جو دو جمعہ کے درمیان وہ بجالاتا ہے خدا کی
بارگاہ میں دو شنبہ اور پنجشنبہ کے روز پیش کئے جاتے ہیں تو وہ سب کو
بخش دیتا ہے سوا اسکے جو اپنے برادر مومن سے عداوت رکھتا ہو خداوند عالم

فرماتا ہے کہ اندونوں کے عمل کو ابھی اُس کی حالت پر چھوڑ دو یہاں تک
یہ دونوں صلح کرلیں

اے ابوذر مومن سے کنارہ کشی کرنے سے پرہیز کرنا کیونکہ ایسی صورت
میں اعمال قبول نہیں ہوتے اگر کبھی ایسا اتفاق ہو جائے تو تین روز
سے زیادہ کنارہ کشی نہ کرنا کیونکہ اگر ایسی حالت میں ان میں سے کسی کو
موت آجائے تو اس کے لئے جہنم اولیٰ ہے (عین الحیات مجلسی رہ ص ۳۲۶)

لیکن اگر کوئی شخص خدا و رسولؐ کا نافرمان ہو توہین اہلبیت کرتا ہو علی الاعلان
گناہان کبائر کرتا ہو، خدا و رسولؐ کے احکام کی توہین کرتا ہو شریعت پر
اعتراض کرتا ہو، تارک الصلوٰۃ ہو، نجس کھاتا ہو، نجس رہتا ہو، عورتوں کو
بے پردہ بازاروں میں گھماتا ہو، ڈاڑھی مونڈتا ہو، حرام و حلال کی پروا نہ کرتا ہو
جھوٹ بولتا ہو وغیرہ تو ہم کو کبھی غصہ نہیں آتا اس سے نفرت نہیں کرتے اس کو

امر بالمعروف ونہی عن المنکر نہیں کرتے اور اگر بار بار کہنے کے بعد بھی وہ اس کو
ترک نہیں کرتا تو ہم اس سے ترک سلام وکلام وترک موالات نہیں کرتے بلکہ
دوستی اور محبت کرتے ہیں اور اس کا احترام کرتے ہیں جس سے ثابت ہوتا
ہے کہ ہم کو اپنے باپ ماں بھائی بہن عزیز واقارب اور اپنی دنیا سے جو محبت
ہے وہ خدا ورسول ودین مذہب وشریعت سے نہیں ہے ہمارے نزدیک
نافرمانی پروردگار کی کوئی اہمیت نہیں ہے

۲ خدا کے نافرمان بندے سے بغض رکھنا عبادت ہے ۲
خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے لا تجد قوما یومنون باللہ والیوم الاخر
یوادون من حاد اللہ ورسوله ولو کانوا ابائهم او ابنائهم
او اخوانهم او عشیرتهم (سورۂ مجادلہ) یعنی اے رسول جو لوگ خدا
اور روز قیامت پر ایمان لائے ہیں ان کو خدا اور اسکے رسول کی مخالفت

کرنے والوں سے دوستی کرتے نہ پاؤ گے اگرچہ وہ اون کے باپ یا بیٹے یا خاندان ہی کے لوگ کیوں نہ ہوں

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خدا کی رضا کے لئے خدا فرماں بردار بندے سے محبت کرنی اور اوسکے نافرماں بندے سے بغض رکھنا فریضہ ہے

نیز حضرت نے فرمایا کہ افضل ایمان حب فی اللہ اور بغض فی اللہ ہے"

پھر حضرت نے فرمایا کہ علامت محبت خدا کی محبت ذکر خدا کی ہے اور علامت بغض خدا کی بغض ذکر خدا کا ہے یعنی ذکر خدا سے جس کو محبت ہو جس کے دل کو ذکر خدا سے سکون حاصل ہوتا ہو وہ خدا کا دوست ہے اسلئے کہ محبوب کا ذکر اور محبوب کے احکام بھی محبوب ہوتے ہیں اور ذکر خدا (عبادت و مواعظ) سے نفرت ہو اور جس کا دل سخت ہو جاتا ہو احکام شریعت پر غصہ آتا ہو وہ خدا کا مخالف دشمن ہے

۴ امر بالمعروف، نہی عن المنکر ترک کردینے کے نتائج ہ

حضرت رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جب تک لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہیں گے اور نیک کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرتے رہیں گے نیکی اور بھلائی میں رہیں گے اور جب وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک کردیں گے اون سے برکتیں اوٹھالی جائیں گی اور ان میں سے بعض قومیں بعض پر غالب کردیجائے گی اسوقت نہ کوئی زمین میں ان کا مددگار ہوگا نہ آسماں میں

نایز حضرت نے فرمایا کہ اسوقت تم لوگوں کا کیا حال ہوگا جب تمہاری عورتیں فاسد ہو جائیں گی اور
تمہارے جوان فاسق ہو جائیں گے اور تم لوگ نہ تو کسی کو نیکی کا حکم دو گے نہ برائیوں سے روکو گے کسی نے
عرض کیا یا رسول اللہ ص کیا ایسا زمانہ آجائے گا فرمایا ہاں اسوقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم لوگ
دوسروں کو گناہ کا مشورہ دو گے اور نیک کاموں سے روکو گے عرض کیا گیا یا رسول اللہ
کیا ایسا ہو جائے گا فرمایا ہاں بلکہ اس سے بدتر اسوقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم دیکھو گے کہ گناہ
نیکی اور نیکیاں گناہ بن جائیں گی
سچ فرمایا حضرت مخبر صادق ص نے حضرت کا فرمان آج حرف بہ حرف صادق ہے ہم لوگوں نے
دنیا کے چند روزہ عیش و آرام و مال و دولت کو سر پر چڑھا رکھا ہے ہماری صبح سے شام
اور شام سے صبح فکر دنیا میں گذرتی ہے حرام یا حلال سے عزت یا ذلت کے ساتھ
چند پیسے کما لینا حرام و نجس غذائیں گانا بجانا ریڈیو سینما ناٹک بے پردگی و عریانی
مظاہرہ حسن و دولت سود خوری رشوت ستانی دشمنان خدا اور رسول کی تقلید و رضا جوئی
و خوشامد ہمارے نزدیک حاصل زندگی اور بڑی کامیابی دنیا ہے سینہ اور بازو کھلا جسم

سے چپکا ہوا عریاں لباس جس میں ہماری عورتوں کی نمازیں بھی باطل ہیں ہمارے لئے
باعث فخر و ناز ہے اور دین و ایمان و حلال و حرام نماز روزہ حج زکوٰۃ و خمس طہارت
اور پرہیزگاری شرم و حجاب و غیرت و حمیت آج کے روشن خیال لوگوں کے نزدیک
چند ایسے الفاظ ہیں جو تضییع اوقات و مانع ترقی ہیں جن کی پابندی ان کی طبیعتوں
پر بار ہے تو ہم نے خدا کو چھوڑ کر غیر خدا پر بھروسہ کیا، غیر خدا کی رضا جوئی اپنا مقصد زندگی
بنایا اور خدا کی فرمان برداری کو مانع ترقی و غیر ضروری سمجھ کر چھوڑ دیا تو خدا نے بھی ہم کو چھو
اس نے ہماری عزت کو ذلت سے، دولت کو فقر و فاقہ سے سکون و اطمینان کو خوف و ہراس
سے بدل دیا تاکہ ہم اب بھی چونکیں اور خدا کو اپنا ولی سرپرست بنائیں اور اسی پر توکل کریں اسی
کی رضا جوئی کریں اور بجائے بے دینی کے دین کو اپنا دستور العمل بنائیں
خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم
ویعفو عن کثیر (پارہ ۲۵ سورہ شوریٰ) اور جو مصیبتیں تمہارے
اوپر نازل ہوتی ہیں وہ تمہارے ہی کئے کا نتیجہ ہیں حالانکہ خدا تمہارے بہت سے گناہوں کو
معاف کرتا ہے ۔

خداوند عالم کسی پر ظلم نہیں کرتا لیکن جو شخص آگ میں کود دے گا جلے گا اور جو دلدل پر چلے گا
دھنسے گا خدا کی بنائی ہوئی راہ عمل کو ترک کر کے جو ہمارے لئے سبب نجات دنیا و آخرت
غلط راہ اختیار کرنے کا برا انجام دیکھنا ضروری ہے اور دیکھ رہے ہیں اور نہ زمین میں
کوئی ہمارا مددگار ہے نہ آسمان میں اور یہ ہماری بے عملی ہمارے امر بالمعروف کے ترک کرنے
کا نتیجہ ہے ہم نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک کر دیا ایک دوسرے پر ٹالا کسی ~~نے کہا~~
~~امر بالمعروف علمائے کا فریضہ ہے~~ اور جو ہیں وہ اتنے قلیل ہیں کہ عدم کے برابر ہیں خداوند عالم
کسی نے کہا کہ امر بالمعروف علماء کا فریضہ ہے کسی نے کہا کہ میں خود اپنے نفس میں ہزار عیوب
پاتا ہوں دوسروں کو کیا ہدایت کروں کسی نے کہا کہ لوگ ناگوار مانتے ہیں تو کسی سے کہوں کسی نے
کہا امید اثر ہو تو کہا جائے جب کوئی قبول ہی نہیں کرتا تو کہنے کا فائدہ کیا ہے حالانکہ یہ سب
عذر لنگ ہیں جس سے روز محشر خدا کے سامنے نجات نہیں مل سکتی

امر بالمعروف رائیگاں نہیں ہوتا اگر بعض لوگوں پر اثر نہیں ہوتا تو ان پر ترک فرض نہیں کیا جا سکتا

امر بالمعروف بہ شرائط علماء پر جس طرح واجب ہے ہاں جو باتیں معلوم ہے وہی

بتائیے آپ کو معلوم ہے کہ شراب پینا حرام ہے گانا بجانا حرام ہے ڈاڑھی

مونڈنا حرام ہے کہیے آپ کو معلوم ہے کہ نماز پڑھنا واجب ہے روزہ واجب ہے

حج بہ شرائط واجب ہے کہیے بیشک جو باتیں معلوم نہیں ہیں یا مشکوک ہیں جب تک

کہ اس کا صحیح علم نہ ہو کسی کو نہ بتائیے

امر بالمعروف و نہی عن المنکر جس طرح عادل پر واجب ہے اسیطرح فاسق

پر بھی واجب ہے جسطرح مردوں پر واجب ہے اسیطرح عورتوں پر بھی واجب ہے

کہ وہ ایک دوسرے کو نیک کام کا حکم دیں اور برے کاموں سے روکیں

✓ اپنے اہل و عیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ ✓

اور سب سے پہلا فریضہ ہمارا یہ ہے کہ اپنے گھر کے افراد کو نیک کاموں کا حکم دیں اور

برائیوں سے روکیں اور ان کو دینیات و مسائل حلال و حرام کی تعلیم دیں

خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے کہ قوا انفسکم واھلیکم نارا وقودھا الناس

والحجارۃ علیھا ملئکۃ غلاظ شداد (یعنی اے ایمان والو اپنے آپ کو

اور اپنے عیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ جس کی ایندھن انسان اور پتھر ہیں جس پر نہایت درجہ سخت اور بے رحم ملائکہ مقرر ہیں

اور حضرت امام جعفر صادق ع سے منقول ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی ایک مسلمان حضرت رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور رونے لگا اور عرض کی میں نے اپنے عیال کو اسقدر تکلیف دی اور تعلیم دی کیا کہ عاجز ہو گیا حضرت نے فرمایا بس اتنا کافی ہے کہ تو ان کو ان باتوں کا حکم دے جس کا تو خود اپنے نفس کو حکم دیتا ہے اور ان باتوں سے روکے جن سے اپنے نفس کو روکتا ہے

نیز معصوم سے منقول ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا رحم کرے اس شخص پر جو اپنے گھر والوں کو نماز اور روزہ اور زکوٰۃ ادا کرنے اور مسکین و یتیم اور ہمسایہ والوں کے ساتھ احسان اور نیکی کرنے کا حکم دے شاید خداوند عالم اس پر رحم فرمائے اور ان سب کو ایک ساتھ بہشت بریں میں جگہ عطا فرمائے اور بہت سخت عذاب ہے جو شخص اپنے اہل و عیال کو مسائل دین سے جاہل رکھے

حضرت امام جعفر صادقؑ سے کسی نے عرض کیا میں خود گناہوں سے
پرہیز کرتا ہوں لیکن اپنے گھر والوں کو نہیں کر روکوں فرمایا کہ تو ان کو نیک کاموں
تاکید کر اور گناہوں سے منع کر اگر ان لوگوں نے تیرا کہنا مانا تو تو نے ان کو بچا لیا اگر نہ
مانا تو تو نے اپنا فرض ادا کر دیا ہزار
ہزار افسوس ہے ان لوگوں کے حال پر جو اپنے گھر والوں کو نیک کاموں سے روکتے
اور خدا کی نافرمانی و گناہ کا حکم دیتے ہیں ان کے بچے روز قیامت خدا کی بارگاہ میں
عرض کریں گے کہ پروردگار عالم ہمارے باپ اور ماں نے ہم کو بری راہ پر لگایا اور ہمیشہ
کے لئے عذاب میں جھونک دیا تو ان کو اچھا بدلہ نہ دینا پس خداوند عالم اس شخص کو
اسکے گنہگار اہل و عیال کے ساتھ داخل جہنم کرے گا
حضرت رسول اللہ صلعم سے منقول ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عذاب ہے آخر زمانے
کے لوگوں پر کی اولاد پر ان کے والدین کی طرف سے لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا ان کے
مشرک باپ ماں کی طرف سے فرمایا بلکہ ان کے مومن ماں باپ کی طرف سے جو ان کو

کچھ بھی دینیات و فرائض کی تعلیم نہ دیں گے اور اگر وہ خود حاصل کرنا چاہیں گے

تو ان کو روک دیں گے (جیسا کہ فی زماننا دیکھا جا رہا ہے) اور ان سے تھوڑا

مال و متاع دنیا پر راضی رہیں گے (یعنی سو پچاس روپے کی نوکری کے

قابل بنا کر اسی پر راضی و خوش ہو نگے ایک دوسرے پر فخر کریں گے،

چاہے وہ دین و ایمان نماز روزہ طہارت و نجاست حلال و حرام،

عصمت و شرافت سب سے کوئی لگاؤ نہ رکھتا ہو) حضرت نے فرمایا کہ بس وہ

لوگ ہم سے بری ہیں اور ہم لوگ ان لوگوں سے بری ہیں (شجرہ طوبی ص ۱۳۸)

ظاہر ہے کہ حضرت رسول اللہ ص اور ائمہ طاہرین علیہم السلام روز محشر جس سے
برائت کریں گے سوائے جہنم کے اس کا کہیں ٹھکانا نہ ہو گا
دوستو یہ دنیا اور اس بہاریں چند روزہ ہیں فرش خاک پر اینٹ کا تکیہ

لگا کر سو ؤ یا گنگا جمنی مسہریوں پر مخملی گدّوں پر آرام کرو موت اسے اپنے وقت
پر آئے گی آج کہاں ہیں عالیشان محلوں میں رہنے والے شاہان کج کلاہ دنیا

میں جن کے نام کا سکہ جاری تھا مٹی اور کیڑوں نے ان کے جسموں کو کھا لیا
ان کی شان و شوکت خاک میں مل گئی وہ خدائے قہار کی بارگاہ میں اپنے اعمال
کی جزا پا رہے ہیں اسی طرح ایک روز ہم کو بھی اپنے خدا کی بارگاہ میں حاضر
ہونا ہے اور جس وقت موت کا فرشتہ ہمارے بالائے سر آ کر کھڑا ہو جائے گا
اور یہ دنیا نگاہوں سے چھپ جائے گی اور ایک دوسری عظیم الشان دنیا جس
کا بہت سے لوگوں کو یقین نہیں جس کے متعلق لوگ شبہات میں پڑے ہوئے ہیں
سامنے آ جائے گی اور اس کا خواہی نخواہی یقین کرنا ہی پڑے گا تو پھر سوائے
حسرت و افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا بڑا ہی دانا اور ہوشیار ہے وہ انسان
جو اس دنیا کی رنگینیوں سے فریب نہ کھائے اور اپنے وجود کے راز کو سمجھ لے
اور اپنی ابدی زندگی کا ٹھکانا یہیں کر لے ہماری خلقت صرف اس لئے نہیں
ہوئی ہے کہ ہم کہیں سے دو چار سو یا دو چار ہزار روپے کما لیں اور سوفاسٹ
اور ریڈیو خرید لیں اور چند روز دنیا میں کھا پی لیں اور مر جائیں یہ تو وہی سوچ

سکتا ہے جس کے دل کی آنکھیں کور ہوں دوستو اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال
جہنم کی آگ سے بچاؤ اور ان کو قرآن و دینیات کی تکمیل تعلیم دو جتنا کہ واجب ہے
کس قدر افسوس کی بات ہے کہ ہم اپنے بچوں کو دو چار سو روپے کے لائق بنانے
کیلئے ہزاروں روپے خرچ کر کے چودہ برس پڑھاتے ہیں لیکن ان کی آخرت کی
زندگی کے لیے جہاں ان کو ہمیشہ رہنا ہے جہاں جنت اور جہنم جیسا ٹھکانا ہے
اتنی بھی زحمت برداشت نہیں کر سکتے کہ ان کو دینیات و قرآن کی بقدر ضرورت تعلیم
دیں اور ان کو مذہب کا پابند بنائیں اور اگر تعلیم بھی دیتے ہیں تو ناقص کہ نہ تو وہ قرآن مجید
کی صحیح تلاوت کر سکتے ہیں اور نہ صحیح نماز پڑھ سکتے ہیں نہ ہم خود حلال و حرام کی پروا
کرتے ہیں نہ دوسروں کو تعلیم دیتے ہیں خمس و زکوۃ سے ہم کبھی آشنا ہی نہ ہوئے
خیر و خیرات کا یہ عالم ہے کہ بغیر مدح و ثنا اور خوشامد کے چار پیسے خدا کی راہ میں خرچ
نہیں کرتے اور دینے کے بعد مزید مدح و ثنا و شہرت و نام و نمود کے طالب رہتے ہیں

ادھر ہماری غفلت ~~اور ادھر ہماری~~ و کجروی کا یہ عالم ہے اور ادھر شیاطین
انس و جن تن من دھن سے اپنے مشن کی کامیابی کیلئے کوشاں ہیں اور
مختلف شکل و صورت و مختلف رنگ میں ہر مقام پر موجود ہیں اور کبھی دوست و ہمدرد
بن کر محبت و پیار کے ساتھ کبھی لالچ دلا کر کبھی نقصان جان و مال سے ڈرا کر ہم کو
مذہب اور خدا کی نافرمانی پر آمادہ کر رہے ہیں اور جہنم کی طرف دعوت دے رہے
ہیں خدا کی طرف بلانے والے خواب غفلت میں پڑے ہیں ان کے لبوں پر مہر لگی ہے
اور شیطان اور شیاطین کے داعی اپنے کام میں پوری جد و جہد کے ساتھ مشغول ہیں

رہا یہ امر کہ ہم نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر ترک کیوں کیا یہ اک راز ہے

۴ امر بالمعروف و نہی عن المنکر ترک ~~کیا کیا~~ کرنے کے اسباب ۴

اس کا پہلا سبب خوف جان و مال ہے بیشک اگر امر بالمعروف
کرنے سے جان یا مال محترم کے ضایع و برباد ہو جانے کا خوف ہو

یا دیگر شرائط وجوب امر بالمعروف متحقق نہ ہوں تو امر بالمعروف کا وجوب
ساقط ہو جاتا ہے لیکن میں تو نہیں سمجھتا کہ اگر کوئی شخص اپنے اہل و عیال
یا کسی مرد مومن کو طہارت و نجاست، نماز، روزہ، خمس و زکوٰۃ، حرام و حلال کی
تعلیم دے عذاب خدا سے ڈرائے پاکیزگی نفس و پاکیزگی عمل کا پیغام دے تو وہ
اس کو قتل کر دے گا یا اس کا گھر لوٹ لے گا ~~حضرت امیر المومنین ارشاد فرماتے ہیں~~
~~کا~~ یا یہ کہ امر بالمعروف کرنے والوں کی محنت رائگاں ہو جائے گی کسی پر کوئی اثر
حضرت امیر المومنین علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں
ہی نہ ہوگا الامر بالمعروف والنهي عن المنكر لخلقان من أخلاق
الله وانهما لا يقربان من اجل ولا انقیطعان من رزق نهج البلاغة
یعنی امر بالمعروف اور نہی عن دو خلق ہیں اخلاق الٰہی سے اور یہ دونوں باتیں
نہ تو موت کو نزدیک کرتی ہیں نہ روزی کو قطع کرتی ہیں اور بالفرض اگر ایسا ہو بھی جائے
تو جب ہم چور اور ڈاکو سے اپنے مال کی حفاظت کے لئے یا مال و دولت دنیا
حاصل کرنے کے لئے، نام و نمود و شان و شوکت کے لئے الکشن
جیتنے اور جتانے کے لئے جان و مال کی بازی لگا سکتے ہیں تو کیا خدا کے

دین کی حمایت اور خدا کے بندوں کو گمراہی و ضلالت سے بچانے کے لئے
جان و مال کی قربانی پیش نہیں کر سکتے اور اگر ہم خدا کی راہ میں کچھ تکلیفیں
اُٹھائیں تو کیا ~~الله~~ خدا ان کو ضائع کر دے گا ۔

لیکن شاید ہم یہ سوچتے ہیں کہ ہمارا نام و نمود۔ عزت و شہرت دولت و ریاست
سب چیزیں زیادہ تر ایسے ہی لوگوں کی ذات سے وابستہ ہیں جن کو امر بالمعروف اور
نہی عن المنکر کرنے کا خدا نے ہم کو حکم دیا ہے۔ اگر ہم نے عمل بالمعروف کیا اور وہ
ناراض ہو گئے ہم کو ناپسند کرنے لگے تو پھر کیا ہوگا۔
جرم کرنے والوں کے نفس کا تقاضہ ہوتا ہے کہ کوئی ان کی خطاؤں پر اُن کو ملامت
نہ کرے۔ نفرت نہ کرے۔ روک ٹوک نہ کرے) ڈرائے نہیں تاکہ گناہ کا راستہ
صاف رہے۔ خدا تو پردہ غیب میں ہے کراماً کاتبین نگاہوں سے پوشیدہ
ہیں بس انسانی نگاہوں کی شرم اس کے اعتراضات اور روک ٹوک کا خوف
یہی باتیں گناہوں کے لئے سد راہ ہیں یہ چیزیں درمیان سے ہٹا دی جائیں تو راہ
صاف ہے۔ رہ گیا عذاب آخرت تو جس کے دل میں خوف ہوتا ہے وہ عمل کرتا ہے
اسی بنا پر ہم لوگ عموماً ایسے بیانات پسند کرتے ہیں جن میں ہمارے اعمال سے کوئی
تعرض نہ ہو اور ایسے مقرر کو منتخب کرتے ہیں جو امر بالمعروف نہ کرتا ہو۔ اس کو
سروں پر بٹھاتے ہیں۔ اس کے لئے آنکھیں بچھاتے ہیں۔ فرسٹ کلاس ٹکٹ
شایان شان استقبال۔ بہترین غذائیں۔ زیادہ سے زیادہ نذرانہ۔ مدح و ثنا
کے تحفے پیش کر کے اس امر کا عملی ثبوت دیتے ہیں کہ آپ کی یہ ادا ہم لوگوں

کو بہت پسند آئی کہ آپ امر بالمعروف نہیں کرتے۔ خدا آپ جیسے مفکروں کو تا قیامت ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ فی زمانہ آپ ہی جیسے ایڈوکیٹ مقررین کی ضرورت ہے جو قرآن مجید سے واقعات ثابت کر دیں اور خوبصورت الفاظ اور دل پسند انداز بیان میں آسمان و زمین کی قلابیں ملائیں۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ آج ممبر رسول پر ایسے لوگ بھی نظر آ رہے ہیں اور بہت کامیاب ہیں جو علوم دینیہ سے بالکل بے بہرہ ہیں جو قرآن مجید کی ایک آیت صحیح پڑھنے یا صحیح ترجمہ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے جو دو رکعت نماز صحیح نہیں پڑھ سکتے۔ جو تارک الصلوۃ ہیں۔ بھنگ کھاتے ہیں کبھی رکھتے ہیں۔ نجاست کی حالت میں ممبر رسول پر بیٹھتے ہیں۔ اپنی عورتوں کو بے پردہ بازاروں میں گھماتے ہیں۔ تاش کھیلتے ہیں۔ ہاں بہ ضرورت کبھی داڑھی رکھ بھی لیتے ہیں۔ نماز بھی پڑھ لیتے ہیں۔ ممبر رسول پر بیٹھ کر مجمع کا رنگ دیکھتے ہوئے مذہب اور علمائے مذہب کا مذاق بھی اڑاتے ہیں۔ عقائد اور شرائع اسلام پر آزادانہ تبصرہ اور رائے زنی بھی کرتے ہیں اور سامعین جھوم جھوم کر انکو داد دیتے ہیں۔ افسوس آج روح ایمان ہم سے غائب ہو چکی ہے اور ایمان صرف ہماری زبان تک محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ ہم خدا اور موت کو بھولے بیٹھے ہیں یا بعد موت پر ایمان نہیں رکھتے۔

۲۷ ہم نے مجلسوں کو رسم و رواج بنا دیا

ہم نے مجلس کا مفہوم یہ سمجھا ہے کہ فرش بچھا دیا جائے اور حلال یا حرام کسی رقم سے تھوڑا سا تبرک تقسیم کر کے کسی شخص کو بھی جو بے باک ہو لیکن واللہ ہو ممبر پر بٹھا دیا جائے جو نہ خدا سے شرم

دکھتا ہو نہ خلق خدا سے جو انشاء جرأت و دلیری کے ساتھ منبر پر بیٹھ کر
دین خدا کے اصول و فروع پر رائے زنی کرے اور تفسیر و احادیث رسول
کو کند چھری سے ذبح کرے اور چند جملے مصائب کے صحیح یا غلط
بیان کرکے سامعین کو رُلا دے تو ان انداز بیان عمدہ ادائیں لطیف
ہوں تو بس خطیب اعظم اور سلطان الواعظین جیسے خطابات کا حقدار
ہوجاتا ہے۔

لیکن اگر کسی نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کیا اور عمل کی دعوت دی
جو راز کمال اکبر اور جو روح ایمان ہے۔ جو قبر کا چراغ ہے۔ جو جنت
کا قبالہ ہے جو حاصل مقصد شریعت المصطفیٰ ہے تو بجز چند لوگوں کے جن
کے دل ذکر خدا سے مانند لگے جن کی آنکھوں سے اشک ندامت جاری
ایمان و عمل سے مالا مال ہوکر اٹھے۔ سننے والوں کی آنکھیں سرخ
ہوجاتی ہیں۔ نفس تنگی کرنے لگتا ہے۔ پیشانیوں پر شکن پڑ جاتی ہے۔ کوئی اٹھ کر
روانہ ہوجاتا ہے۔ کسی کو نیند آجاتی ہے۔ کوئی کہتا ہے میاں ان کو کس نے
بلایا ہے۔ بھلا داڑھی مونڈنے کی حرمت قرآن کی کس آیت سے ثابت ہے
کا کیا اعتبار ہے۔ طہارت و نجاست کا قانون انسانیت کے خلاف ہے
بھلا انسان کو انسان سے نفرت کیسی۔ ہم کو دنیا کی ہر قوم سے مل کر رہنا ہے
اگر ہم طہارت و نجاست کے چکر میں پڑے تو پیچھے رہ جائیں گے
پردہ لغو چیز ہے۔ اس سے صحت خراب ہوجاتی ہے۔
ایک شخص ریل گاڑی کا ڈرائیور ہے تو نماز کیسے پڑھے کیونکہ

طہارت کرے۔ بات کپڑے کیونکر تبدیل کرے
جھوٹ نہ بولئے تو دنیا کا کام ھی نہ چلے جبکہ بغیر جھوٹ بولے گندم کی دوکان
سے دو کیلو گندم اور ایک کیلو شکر نہیں مل سکتی
رشوت نہ لیجئے تو اسٹاف دشمن ہو نہ لیجئے تو کاروبار دنیا معطل خمس و
زکوٰۃ کا لالکرین تو سارے پیسے ہی ختم ہو جائیں۔ بس ہمارے لیے محبت
اہلبیت کافی ہے
انکار اطاعت سے ساتھ دعوائے محبت کیا طرفہ تماشہ ہے۔ یہ سب دین و
شریعت سے ہماری ناواقفیت و دوری اور زبانی دعوائے محبت خدا
و رسول و محبت اہلبیت کے نتائج ہیں۔ اگر ہمکو واقعاً اہلبیت سے سچی محبت
ہوتی اور ہم انکے فرمانبردار ہوتے۔ اگر ہم نے شریعت اسلام کو سمجھا ہوتا تو
ایسے باطل خیالات ہمارے دماغ میں پیدا ہی نہ ہوتے۔
حضرت رسول اللہ ؐ دنیا سے اٹھنے کے وقت دو چیزیں ہمارے درمیان میں
چھوڑ گئے: قرآن اور اہلبیت اور فرمایا کہ جبتک دونوں کو پکڑے رہوگے
ہرگز گمراہ نہ ہوگے اور یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے سے جدا نہ ہونگی
یہاں تک کہ ہمارے پاس حوض کوثر پر پہونچیں۔
قرآن شریعت ہے اور اہلبیت اس کے مفسرّ اور معلّم ہیں جو دونوں سے
تمسک کرے۔ دونوں کی پیروی کرے وہ نجات پائے گا اور جس نے ایک
کو پکڑا اور ایک کو چھوڑا یا جس نے دونوں کو چھوڑا وہ ہلاک ہوا
زمانہ غیبت امام میں حقیقی اور با عمل علماء علوم قرآن و اہلبیت کے

ایماندار ہیں۔ علماء کی مجلس میں بیٹھئے اور پوچھئے۔ دیکھئے تو طہارت و پاکیزگی و
خدا پرستی کے ساتھ اسلام نے آپ کو زندگانی دنیا کا بہترین راستہ بتایا
ہے کہ نہیں۔

داڑھی خوردوں نے کی حجت بیشک قرآن سے ثابت ہے لیکن آپ کے سوال کا مقصد
کیا ہے۔ کیا قرآن مجید سے جو باتیں ثابت ہیں آپ ان پر عمل کرتے ہیں۔ نماز کا وجوب
قرآن سے ثابت ہے۔ آپ نے پڑھی۔ روزہ قرآن سے ثابت ہے۔ آپ نے رکھا
خمس و زکوٰۃ قرآن سے ثابت ہے۔ آپ نے نکالا۔ حج قرآن سے ثابت ہے
آپ ادا کر چکے۔ پردہ قرآن سے ثابت ہے۔ آپ نے عمل کیا۔ پھر داڑھی خوردوں نے
کی حجت کی دلیل کا مطالبہ قرآن سے بہانہ گناہ نہیں تو اور کیا ہے۔ نیز اگر داڑھی
خوردوں کی ~~حیثیت~~ حجت حدیثوں سے ثابت ہو تو ان میں حدیثوں کا ٹھیک
اعتبار ہے۔ اگر حدیثوں کا اعتبار نہ ہو تو قرآن کا بھی اعتبار نہ رہے گا کیونکہ
جن لوگوں سے حدیثیں ہم کو ملی ہیں انہیں کے ذریعہ سے قرآن بھی ہم کو ملا ہے
لیکن قرآن کا اعجاز تو وہ ہمارے راویوں کی دیانتداری کا ثبوت ہے
اگر انہوں نے قرآن کو بدل دیا ہوتا تو معجزہ باقی نہ رہتا۔ قرآن کا اعجاز شاہد
ہے کہ ہمارے راویوں نے کمال امانتداری کے ساتھ ایک ایک لفظ قرآن
کا ہم تک پہنچایا ہے پھر انکی حدیثیں کیوں قابل قبول نہ ہونگی۔ رہ گئیں
جھوٹی حدیثیں تو ان کا پرکھنا علماء کا وظیفہ ہے۔ ان سے پوچھئے۔ اسکے
فیصلہ کا حق آپ کو نہیں ہے

تحریر شاید ہے کہ پردہ شرعی کی حیثیت سے صرف محبت میں ہے ؟ ں

بے پردگی۔ مضر اخلاق۔ مضر غیرت وحمیت وحیائے فطری، مضر پاکیزگیٔ نسل،
مضر تمدن، مضر صحت انسانی۔ مضر اقتصاد ضرور ہے جیسے کوئی کسی شاہد
کی ضرورت نہیں۔ ہر وہ شخص جو آنکھیں رکھتا ہے وہ دیکھ رہا ہے۔

طہارت و نجاست کا قانون عین انسانیت ہے اور نجاست سے اجتناب انسان سے
نفرت کا کام نہیں ہے بلکہ انسانی گندگیوں سے نفرت کا نام ہے اور گندگی سے نفرت
تقاضائے فطرت ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ پیشاب گندگی ہے تو جس شخص کے ہاتھ میں
پیشاب یا پاخانہ لگا ہو اس کے ہاتھ سے آپ پانی نہیں پی سکتے۔ یہی حکم ہر نجاست
کا ہے۔

ریل کی ڈرائیوری اگر کسی کی صحت کیلئے مضر ہو تو وہ کیا کریگا اور اگر چھوڑ دیگا تو اس کے
بچے کہاں سے کھائیں گے یا مر جائیں گے تو اگر تندرستی کو بچانے کیلئے ڈرائیوری
چھوڑی جاسکتی ہے نیز ایسے ڈرائیور بھی جو نماز کے پابند ہیں نماز پڑھتے ہیں اور
طہارت کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

بے محل جھوٹ بولنا اور رشوت لینا دینا کے ہر قانون میں جرم ہے اور جرم ماحول کے دباؤ
سے جائز نہیں ہو سکتا۔

سود سے بچنے کے راستے اسلام نے بتائے ہیں۔ علاوہ اس کے پوچھئے نوکریاں جائز بھی
ہیں اور ناجائز بھی اگرچہ نوکری بدترین ذریعہ معاش ہے۔ نوکر اپنی آزادی اور ساری
فطری صلاحیتیں چند پیسوں میں دوسرے کے ہاتھ بیچ ڈالتا ہے۔ بیل کسان کیلئے
کھیت جوتتا ہے۔ پانی کھینچتا ہے۔ ڈنڈے کھاتا ہے۔ ناک چھیدی جاتی ہے لیکن
جب فصل تیار ہوتی ہے تو حاصل پیداوار مالک کا ہوتا ہے اور اسکی قسمت میں

دیتی۔ میرا کھوسادہ کبھی اپنی خوشی اور خواہش پر نہیں بلکہ مالک کے منشا پر
کھونٹ دوپہر کو گئے اور کھانا شام کو ملتا ہے۔
تجارت کی ترقی کا راز ایمانداری ہے۔ بے ایمانی تاجر تباہ و برباد ہوتا ہے۔
غرض یہ کہ مجلس ختم ہوئی جسے دیکھئے ناراض جس پر نگاہ کیجئے غضبناک۔ بیچارہ
واعظ یہ خوار شرمندگی و نادادی سر جھکائے قیام گاہ کی طرف روانہ ہوا۔ کسی نے
کبیر خاطر و کشیدہ لاکر حوالہ کیا تو سوار کر دیا اور سلام کرکے اس طرح رخصت کیا جس کا
ہر انداز کہہ رہا تھا کہ سرکار نے بیلوں کا اور وقت اور پیسہ برباد کرایا۔ واعظ
دل شکستہ۔ غمگین و شرمندہ اپنی ناکامی پر افسردہ۔ اپنے ضمیر کو ملامت کرتا ہوا
روانہ ہوا۔ نفس امارہ نے کہا پھر کبھی ایسی غلطی نہ کرنا۔ شیطان نے مسکرا کر کہا
میں کیا کہ دیکھ لیا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا نتیجہ۔ میں نے کیسا سمجھایا تو بھی
وہی راہ اختیار کر جس سے دوسروں نے شہرت و عزت و دولت سب کچھ حاصل
کر لیا۔ کیا جنت و جہنم کا تصیہ تو ہی کھبلا دیں۔ جب کوئی سننے والا ہی نہیں
~~تو کہنے کا نتیجہ~~ کوئی بھی تصدیق و حمایت کرنے والا ہی نہیں، تو کہنے کا نتیجہ
اور اگر خواہ مخواہ خدا کی بات رکھنی ہے تو بیچ دوران بیان میں چند جملے
ہنس کر مسکرا کر ظرافت کے انداز میں یوں بیان کر کہ کسی کو ناگوار نہ معلوم
ہو۔ بجائے نماز ہونے کے۔ بجائے خوف خدا اور خوف عذاب آخرت پیدا
ہونے کے سننے والے مسکرا دیں گویا تو نے ترک نماز پر نہیں بلکہ سگریٹ
پینے پر ملامت کی ہے۔
اب کس کی مجال ہے کہ امر بالمعروف کرے۔ کسی میں جرأت ہے کہ حلال و حرام خدا

بیان کرے اور ہم کو جہنم کی آگ سے بچائے۔ ہماری بد اعمالیوں نے اپنی دنیا برباد کرے
نتیجہ یہ ہوا کہ منبر رسول جس کی بنا تبلیغ دین پروردگار و تعمیر انسانیت و تطہیر ظاہر
و باطن و وعظ و پند و ذکر فضائل و مصائب محمد و آل محمد علیہم السلام کے لئے ہوئی
ہے آج زیادہ تر ادبیت اور خطابت و شاعرانہ تخیلات و نقادی و انحرافات
و مذہب و شریعت کے خلاف رائے زنی و نام و نمود و طلب دنیا کا پلیٹ فارم
بن گیا کیونکہ کس میں طاقت ہے جو کوئی ٹوک دے بلکہ کسی کی شامت آئی ہے جو آواز
بلند کرے اور اگر کوئی سوختہ دل درد مذہبی سے بیتاب ہو کر دلی زبان سے کچھ
بول دیتا ہے یا قلم روک کر کچھ لکھ دیتا ہے تو اس کی سعی نقش بر آب ثابت ہوتی ہے
اور یہی جاہل و بے ادب و خاسر جیسے خطابات کا مستحق ہو جاتا ہے اور جب
اپنے دائیں بائیں نگاہ کرتا ہے تو کسی کو اپنا مددگار نہیں پاتا۔

دوستداران اہلبیت و عزاداران امام مظلوم علیہ السلام کیا یہی مجلسیں ہیں جن پر ہم
نجات آخرت، گناہوں کی بخشائش اور رضائے خدا و رسول و ائمہ اطہار علیہم السلام
کے امیدوار ہیں۔ کیا ایسی ہی مجلسیں ہیں جن میں ملائکہ سماوات اور ارواح شہداء
شریک ہوتی ہیں۔ خدا کی قسم ہم اپنے پروردگار کو دھوکا نہیں دے سکتے۔

مجلس کیا ہے

مجلس عزائے حضرت سید الشہداء علیہ السلام بڑی
پاکیزہ اور محترم جگہ ہے۔ بڑا مقدس اور ادب کا مقام ہے۔ یہ مجلسیں ارواح
و ملائکہ ہیں۔ یہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ گناہ بخشے جاتے ہیں
جو شخص طہارت و پاکیزگی و ادب و خلوص و معرفت کے ساتھ ان مجلسوں میں شرکت
کرتا ہے وہ اس طرح سے گناہوں سے پاک ہو کر مجلس سے اٹھتا ہے جیسے کہ بطن مادر سے

پیدا ہوتا ہے۔ یہ مجلسیں ہماری نجات کا ذریعہ اور جنت کا ضامن ہیں جو آج رسم و
رواج بنکر رہ گئی ہیں جن میں ریا و تصنع و نام و نمود زیادہ اور خلوص کم نظر
آتا ہے۔

ایام عزا جو ہمارے لیے روحانی بیداری و تطہیر ظاہر و باطن و درستی اعمال و اخلاق اور ذخیرہ
آخرت فراہم کرنے کا بہترین اور پاکیزہ ترین زمانہ ہے جبکہ ہم اپنے کاروبار دنیا ترک کر
سارے علائق دنیا سے فارغ ہوکر صرف غذائے روح حاصل کرنے اور خدا و رسول کی
باتیں سننے اور اپنے ایمان پر جِلا دینے اور امام مظلوم پر رونے کیلئے ایک جگہ جمع
ہو جاتے ہیں آج ہم نے اس کو بھی ضائع کر دیا۔ اس موقعہ کو بھی ہاتھ سے کھو دیا۔
خدا کی طرف پکارنے والا حی علی الصلاۃ حی علی الفلاح حی علی خیر العمل کی آواز دے رہا ہے
اور ہمارے یہاں مجلس ہو رہی ہے۔ سڑکوں پر جلوس نکل رہے ہیں۔ تلوار اور زنجیر کا ماتم
ہو رہا ہے۔ خون کے فوارے اڑ رہے ہیں۔ وہ نماز جس کے لئے کربلا میں فوج مخالف
سے ایک شب کی مہلت لی گئی۔ وہ نماز جس کے لئے وقت زوال عاشور کے روز
جنگ روک دی گئی ہم اس کے لئے اپنی مجلس و جلوس نہیں روک سکتے۔ قطع
نظر ان لوگوں سے جو ایام عزا یا غیر ایام عزا بھی نماز مسجد و طہارت و نجاست
سے کوئی علاقہ ہی نہیں رکھتے جیسا کہ عوام مخالفین کا طرہ ہے
دوستداران اہلبیت اگر ہم طہارت اور نماز کی پابندی اور اوقات نماز کے احترام
کے ساتھ عزاداری کریں تو اس سے عزائے امام مظلوم پر کیا اثر پڑ جائیگا اور ہم
نمازوں کو ضائع کرکے روز محشر خدا کو کیا منہ دکھائیں گے اور اس کے کون سی
جزا کے حقدار ہونگے۔

حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع میں جب حضرت رسول اللہ ﷺ فریضۂ
حج سے فارغ ہوئے تو خانہ کعبہ کا حلقہ پکڑ کر کھڑے ہو گئے اور اصحاب سے فرمایا
کہ کیا میں تم لوگوں کو علامات قیامت کی خبر دوں۔ اُس وقت حضرت سلمان
فارسی رض بہ نسبت دوسروں کے حضرت سے نزدیک تھے۔ انھوں نے عرض کیا
ہاں یا رسول اللہ۔

عظمت نماز و جماعت فرمایا کہ لوگ نمازوں کو ضائع کریں گے (یعنی تارک الصلوٰۃ
ہونگے یا پورے ارکان و شرائط کے ساتھ بجا نہ لائیں گے اور بے سبب قضا
کریں گے جیسا کہ فی زمانہ دیکھا جا رہا ہے کہ وہ نماز جو ایمان باللہ کے بعد سب
سے بڑی عبادت ہے جس نماز پر ہماری ساری عبادتوں کی قبولیت اور عدم
قبولیت کا دارو مدار ہے۔ روز محشر سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا۔ اگر وہ
صحیح ہوئی تو ہمارے دوسرے اعمال روزہ۔ حج زکوٰۃ خیر و خیرات وغیرہ کے
متعلق سوال ہوگا ورنہ داخل جہنم کیا جائیگا اور جو نماز کو ضائع کرے گا وہ روز
قیامت قارون اور ہامان کے ساتھ محشور ہوگا اور منافقین کے ساتھ داخل
جہنم کیا جائیگا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص نماز کو سبک اور ہلکا
کرے اُس کی عظمت کو برباد کرے ہماری شفاعت اسکو نصیب نہ ہوگی اور نماز
کو سبک کرنے والا تارک الصلوٰۃ کے حکم میں ہے۔ ہم نے آج اس نماز کو ضائع
و برباد کر دیا۔ اس نماز کو سبک سے سبک تر بنا دیا۔ ہمارا حال یہ ہے کہ نماز
پڑھتے ہی نہیں اور جو پڑھتے بھی ہیں تو محلہ میں مسجد موجود ہوتے ہوئے بغیر
کسی مجبوری کے گھر پر پڑھتے ہیں اور وہ بھی اس طرح کہ سارے ضروری وغیر ضروری

کاروبار دنیا اور سیر و تفریح کھیل تماشہ سے فرصت پانے کے بعد کرتا۔ پائجامہ ٹوپی
اُتار کر نہائیں اور نیند میں جلد جلد چار ٹکر لگا لیتے ہیں۔ نہ وضو صحیح نہ قرائت
درست۔ نہ رکوع و سجدہ ٹھیک۔ جو مسائل نہیں جانتے وہ کسی عالم باعمل سے پوچھ کر
معلوم نہیں کرتے اور جو جانتے ہیں اس پر عمل نہیں کرتے

مسجد میں نماز جماعت ہوتی ہے لیکن شریک نہیں ہوتے۔ بہانہ یہ ہے کہ نماز جماعت
مستحب ہے لیکن یہ نہیں جانتے کہ بے اعتنائی کی بنا پر نماز جماعت کی اذان
سنے اور بغیر کسی عذر کے شریک جماعت نہ ہو وہ منافق ہے۔ حضرت نے فرمایا
کہ جو لوگ نماز جماعت میں شریک نہیں ہوتے انکی گواہی قبول نہ کرو۔ ان کے ساتھ
کھانا پینا۔ شادی بیاہ ترک کرو۔ حضرت رسول اللہ ص نے فرمایا کہ جو شخص مسجد
کے محلے میں رہتا ہو اور نماز جماعت میں شریک نہ ہو اس پر خدا اور ملائکہ اور
کل انسانوں کی لعنت ہے۔ اس کی تزویج نہ کرو۔ اگر وہ مریض ہو جائے تو اسکی عیادت
نہ کرو۔ اس کی نماز نماز نہیں ہے۔ اس کا روزہ روزہ نہیں ہے۔ اس کی زکوۃ
زکوۃ نہیں ہے۔ اس کا حج حج نہیں ہے۔ اس کا جہاد جہاد نہیں ہے۔ اگر مر جائے
تو جاہلیت کی موت مرے گا

عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ص نے فرمایا کہ میرے
پاس حضرت جبرئیل ع و میکائیل ع و اسرافیل ع و عزرائیل ع اسی الفی خواص
ملائکہ کے ساتھ آئے اور کہا کہ خدائے جبار آپ کو سلام فرماتا ہے اور فرماتا
ہے کہ اپنی امت کو یہ پیغام پہنچا دیجئے کہ جو شخص تارک جماعت مر جائے
وہ جنت کی خوشبو نہ سونگھے گا اگرچہ اسکی عبادتیں تمام اہل سے زیادہ ہوں

میں اس کا کوئی عمل مقبول نہ ہوگا۔ تارک جماعت ہمارے نزدیک اور ملائکہ کے نزدیک
ملعون ہے اور ہم نے توریت، زبور و انجیل و فرقان میں اس پر لعنت کی ہے۔
اے محمدؐ تارک جماعت صبح و شام کرتا ہے خدا کی لعنت میں اور میں اسکی کوئی
دعا مقبول نہ کروں گا نہ اس پر رحمت نازل کروں گا۔ وہ لوگ یہود امت ہیں
اگر وہ مریض ہو جائیں تو ان کی عیادت نہ کرو اور اگر مر جائیں تو ان کے جنازے
کی مشایعت نہ کرو الخ

حضرت رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جماعت کے ساتھ ایک نماز چالیس برس کی نماز
سے بہتر ہے جو گھر میں پڑھی جائے۔

بعض لوگ جماعت چھوڑنے کا عذر یہ بیان کرتے ہیں کہ امام عادل نہیں ہے۔ تعجب ہے اگر
امام واقعاً عادل نہیں ہے تو اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیے لیکن مسجد میں تو نماز پڑھیے
مسجد تو فاسق نہیں ہے۔ نیز ذرا اپنے ضمیر کا جائزہ تو لیجئے کہیں اس میں تکبر اور
حسد کی آگ تو نہیں بھڑک رہی ہے

سرکار سید کاظم طباطبائی رح عروۃ الوثقی میں تحریر فرماتے ہیں کہ شیطان کسی عبادت
سے اس طرح نہیں روکتا جتنا کہ نماز جماعت سے روکتا ہے اور چونکہ فضیلت جماعت
سے انکار ممکن نہیں کیونکہ اسکی فضیلت ضروریات دین سے ہے لہذا وہ امام جماعت کی
عدالت وغیرہ میں شبہات پیدا کرکے جماعت سے روک دیتا ہے جیسا وارد ہوا ہے"
حضرت رسول اللہؐ نے فرمایا کہ لوگ خواہشات نفسانی کی پیروی کریں گے (یعنی
حرام و حلال کی پرواہ نہ کریں گے بلکہ جو جی میں آئیگا کریں گے جیسا کہ دیکھا جا رہا ہے
کہ ملوکیت سے لیکر فرقہ تک اکثریت انسانوں کی سوائے فکر ذرائع طلب دنیا اور طلب

دنیا کے لئے اپنی آخرت تباہ کئے ہوئے ہیں۔ ان کی نگاہ صرف اس پر رہتی ہے کہ دنیا کیونکر اور کہاں سے حاصل ہو سکتی ہے۔

فرمایا کہ لوگ مالداروں کی تعظیم کریں گے (یعنی سب سے زیادہ عزت دار اور سب سے زیادہ شریف وہی سمجھا جائے گا جس کے پاس مال ہو۔ لوگ اسی کی پیروی کریں گے۔ اسی کا احترام کریں گے چاہے وہ بے دین و سب سے زیادہ بدکردار اور متکبر ہو۔

فرمایا کہ لوگ دنیا کے عوض دین کو بیچ ڈالیں گے۔ اس وقت کی برائیوں کو دیکھ کر مومن کا دل اس طرح پگھلے گا جس طرح پانی میں نمک پگھلتا ہے لیکن کسی میں ان برائیوں کے دور کرنے کی قدرت نہ ہوگی۔ فرمایا کہ اے سلمان اس وقت بچے ممبروں پر بیٹھیں گے اور ایک روایت میں ہے اس وقت او باش لوگ بیٹھیں گے (یعنی جن لوگوں کو بسبب جہالت و نادانی و بدکرداری کے ممبر پر بیٹھنے کا حق نہیں ہے وہ بھی ممبر رسول پر بیٹھیں گے ~~اور ایک روایت میں ہے~~

ممبر پر بیٹھنے والوں کی ذمہ داریاں

ممبر رسول پر زبان کھولنے کی پہلی شرط یہ ہے کہ جس موضوع کو بیان کرنا چاہتا ہے اس کے متعلق اسلام کا صحیح نظریہ اور آئمہ طاہرین علیہم السلام اور علمائے کرام کا صحیح مسلک معلوم ہو اور تعبیرات کی طرف سے کمی یا زیادتی لئے ہوئے صحیح بات نہ کہاں خلاف تک پہنچا دے اور بحث و مجادلہ اور حق و باطل کا فیصلہ کرنا مقصود ہو تو اس کے متعلق جتنے علوم کا جاننا ضروری ہے ان کا علم رکھتا ہو بلکہ صلاحیت رکھتا ہو کہ دریا کے علم میں غوطہ لگا کے تحقیق کا موتی نکالے اور نجات کا راستہ ڈھونڈے اور ظاہر ہے کہ فقہ کے علاوہ دیگر علوم دینیہ میں بحث و مکالمہ کرنے کے لئے اتنے علوم کا جاننا ضروری ہے۔ علم صرف و نحو۔ لغت۔ معانی و بیان۔ منطق۔ کلام۔ تفسیر۔ رجال و درایت و حدیث اور جو شخص ان علوم سے بے خبر ہو

اس کا طریقہ ہے کہ منبر پر صرف مسلم الثبوت علماء کے اقوال سامعین تک پہنچا دے اور تاریخی واقعات و ذکر فضائل و مصائب اہلبیت علیہم السلام میں بھی بڑی احتیاط لازم ہے تاکہ غلو یا کسی پیغمبر اور یا امام کی توہین اور کذب میں مبتلا نہ ہو جائے اور اسی میں اسکی نجات ہے لیکن جو لوگ نہ علم رکھتے ہیں نہ معتمد علماء کے اقوال و بیانات کے پابند ہیں بلکہ منبر پر بیٹھے اور قرآن مجید کی کوئی آیت یا کوئی حدیث یا کسی شاعر کا کوئی شعر پڑھ کر زمین و آسمان کا قلابہ ملاتے ہیں اور عوام جن کے علم کی انتہائے پرواز زبان اور ادب کی چاشنی اور روش اور ازبکہ کے راگوں کی بلند پروازیوں تک ہے واہ واہ سبحان اللہ کے ہنگاموں سے آسمان میں شگاف کرتے ہیں دین خدا کی تباہی و بربادی کے ذمہ دار ہیں۔ انھیں خدا کو جواب دینا ہوگا۔ منبر پر بولنے والے جو کچھ بھی بولتے ہیں خدا کی طرف سے ملائکہ مقرر ہیں جو اس کو لکھتے ہیں نیز منبر پر بیٹھنے والوں کو داڑھی رکھنا۔ طہارت و خلوص نماز و روزہ کا پابند ہونا بہت ضروری اور واجب ہے اس لئے کہ حاضرین مجلس پر مقرر کے بیان سے زیادہ اس کے کردار کا اثر پڑتا ہے

زبان پر عذاب الٰہی حضرت امام محمد باقر ع نے ارشاد فرمایا کہ خداوند عالم حضرت رسول اللہ ص کے متعلق ارشاد فرماتا ہے کہ ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منه بالیمین ثم لقطعنا منه الوتین فما منکم من احد عنه حاجزین ۵ پارہ ۲۹ سورہ الحاقہ آیت ۴۴) یعنی یہ رسول اگر ہماری نسبت کوئی جھوٹی بات بنا لائے تو ہم اس کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے پھر ہم ضرور انکی گردن اڑا دیتے اور تم میں کوئی بھی ہم کو ان سے روک نہ سکتا تو جب خداوند عالم اپنے حبیب کے متعلق ایسا فرماتا ہے تو اگر کوئی دوسرا اپنے دل سے جھوٹی باتیں بنا کر خدا کی طرف منسوب کر دے تو اس کا کیا حال ہوگا

اور صدوق نے حضرت امام جعفر صادق ع سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے دین میں غلط باتیں جوڑنے والوں پر خدا ایسا عذاب کرے گا کہ جسم کے کسی عضو پر ویسا عذاب نہ ہوگا۔ اس وقت زبان کہے گی خدایا تو نے مجھ پر ایسا عذاب کیا ہے جیسا کسی عضو پر نہیں کیا تو جواب دیا جائے گا کہ تجھ سے ایسی باتیں نکل کر مشرق و مغرب میں پھیلیں جن کی وجہ سے خونریزیاں ہوئیں۔ لوگوں کی آبرو برباد ہوئی۔ مال لوٹا گیا قسم ہے اپنے عزوجل کی تجھ پر ایسا عذاب کروں گا جیسا کسی عضو پر نہ کیا گیا ہے (وسائل الشیعہ کتاب القضا) اور حضرت رسول اللہ ص نے فرمایا کہ جو مومن ایک کلمہ بھی ایسا بولتا ہے جس سے رضائے پروردگار مطلوب نہ ہو تو وہ جنت سے پانچسو برس کی راہ تک دور ہو جاتا ہے

علماء سوء حضرت امام جعفر صادق ع نے فرمایا کہ اللہ کریم **انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء** یعنی خدا سے اس کے بندوں میں سے صرف علماء ہی ڈرتے ہیں۔ ان علماء سے وہ علماء مقصود ہیں جن کا فعل ان کے قول کی تصدیق کرتا ہے اور جس عالم کا عمل اس کے علم کی تصدیق نہیں کرتا وہ عالم نہیں ہے۔

حضرت امیر المومنین ع سے پوچھا گیا کہ بعد آئمہ ہدیٰ و مصابیح دجیٰ کے بہترین خلق کون لوگ ہیں۔ فرمایا علماء اگر نیک عمل ہوں۔ پھر پوچھا گیا کہ بعد ابلیس، فرعون، نمرود اور بعد ان لوگوں کے جنہوں نے اپنے آپ کو آپ لوگوں کے نام اور لقب سے اپنے آپ کو ~~ملقب کیا~~ ملقب کیا اور آپ کی مسند پر بیٹھے اور آپ کی سلطنت پر حکمران ہوئے بدترین خلق خدا کون لوگ ہیں۔ فرمایا علماء مفسد جو غلط باتیں بیان کریں اور حق باتوں کو چھپائیں اور انہیں لوگوں کے بارے میں خداوند عالم فرماتا

ہے کہ اِن لوگوں پر خدا لعنت کرتا ہے اور عمل لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں (احتجاج
طبرسی رح ص ۲۳۵ وسائل الشیعہ)

سلیم ابن قیس ہلالی نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول اللہؐ نے
فرمایا کہ عالم دو طرح کے ہیں ایک وہ جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے۔ یہ نجات پائیگا
اور دوسرا وہ جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتا یہ ہلاک ہوگا اور جہنم والے بھی عالم بے
عمل کی بدبو سے اذیت میں رہینگے (اصول کافی باب استعمال العلم)

علمائے صالحین کے فضائل

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ
ہمارے علماء ہماری سرحد کے نگہبان ہیں۔ وہ شیطان اور اس کے لشکر کو ہماری
سرحد سے دور کرتے ہیں کہ وہ شیعوں کو گمراہ نہ کر دے۔ ہمارے شیعوں میں سے جو
اس کام کے لیے آمادہ ہو جائے وہ اس شخص سے بہتر ہے کفار ترک و روم کے ساتھ
ہزار ہزار دفعہ جہاد کرے اس لئے کہ وہ عالم ہمارے شیعوں کے دین کی حفاظت
کرتا ہے اور یہ جہاد کرنیوالا ان کی جان کی حفاظت کرتا ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا اور اسکے رسول کی نگاہ میں دین و مذہب انسان کی
جان سے ہزار گنا زیادہ محبوب ہے لیکن ہم لوگ اپنی جان اور دنیا کے چند روزہ
عیش و آرام دین و مذہب سے کہیں زیادہ قیمتی سمجھتے ہیں

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ایک عالم و فقیہ جو ہمارے جاہل شیعوں کو حیرت
سے نجات بخشتا شیطان پر ایک ہزار عبادت گزار بندوں سے زیادہ گراں ہے کیونکہ
وہ عبادت گزار صرف اپنی ہستی کو جہنم سے نجات دلانے کی فکر میں رہتا ہے اور وہ
عالم دین کوشش کرتا ہے کہ خود اپنی ہستی کو اور خدا کے دوسرے بندوں کو بھی شیطان کے

مکر سے نجات دلائی، روزِ محشر اس عالم کو آواز دی جائیگی کہ اے یتیمانِ آلِ محمد
اور کمزور شیعوں کی ہدایت کرنے والے ٹھہر اور جن لوگوں نے تجھ سے علم حاصل کیا ہے
انکی اور اُن کے شاگردوں اور شاگردوں کے شاگردوں کی اِس طرح دس لاکھ انسانوں
کی شفاعت کر۔

حضرت امیر المومنین ع نے فرمایا کہ ہمارے شیعوں میں سے جو شخص ہماری شریعت کا عالم
ہو اور ہمارے شیعوں کو جہالت کی تاریکی سے نکال کر نورِ علم عطا کرے روزِ قیامت ہم اُس کے
سر پر ایسا تاج رکھا جائیگا جس سے عرصاتِ محشر نور ہو جائیگا اور اُس کا ایسا حلہ
پہنایا جائیگا جس کا ایک تار اِس ساری دنیا سے قیمتی ہوگا اور ایک شخص آواز دے
گا کہ یہ ایک عالم ہے آلِ محمد کے شاگردوں میں سے پس جن لوگوں نے دنیا میں اس سے
علم حاصل کیا ہے اس کے نور سے تمسک کریں تاکہ یہ اُن کو جنت تک پہنچا دے =

حضرت رسول اللہ ص نے فرمایا کہ مومن اگر ورق لکھ کر دنیا میں ایسا چھوڑ جائے جس میں علم دین
ہو تو وہ ورق روزِ قیامت اُس کے اور جہنم کے درمیان ستر بن جائیگا اور خداوند عالم
اِس کے ہر حرف کے بدلے میں اس کو جنت میں ایک شہر عطا فرمائیگا۔

حضرت امام محمد باقر ع نے فرمایا کہ عالم ایسا چراغ رکھتا ہے جس سے جہالت، ظلمت و حیرت
کی تاریکی کو دور کرتا ہے پس جو شخص اِس سے نور حاصل کرے وہ آتشِ جہنم اِس کا آزاد
کردہ ہے۔ خدا اُس کو ایسی ایک لاکھ رکعت نماز کا ثواب عطا فرمائیگا جو اُس نے کعبہ
میں پڑھی ہوں۔

حضرت امام جعفر صادق ع نے فرمایا کہ روزِ قیامت خداوند عالم میدانِ محشر میں ساری
خلائق کو یکجا کریگا اور فرمائے گا کہ علماء کی روشنائی کو شہیدوں کے خون کے ساتھ

وزن کرو تو علماء کی روشنائی کا وزن بڑھ جائیگا۔

حضرت امیر المومنین ؑ نے فرمایا ~~روز قیامت خداوند عالم دینداروں محشور~~ کہ ملائکہ عالم دین کو دوست رکھتے ہیں اور نمازوں میں اس کے جسم سے اپنے پروں کو مس کرتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا کہ وہ عالم جس کے علم سے لوگ فائدہ اٹھائیں ستر ہزار عابدوں سے بہتر ہے۔

حضرت رسول اللہ ؐ نے فرمایا علماء وارث انبیاء ہیں اور عالم کو عابد پر وہی فضیلت ہے جو چودھویں رات کے چاند کو ستاروں پر۔

علمائے صالحین کی صحبت میں بیٹھو ہول محشر سے نجات پاؤ گے

ایک مرتبہ حضرت رسول اللہ ؐ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ لوگو روز محشر بڑا ہول اور خوف اور ندامت کا دن ہوگا۔ لوگ اپنے کانوں کی لوؤں تک پسینہ میں ڈوبے ہوں گے اگر ان کے جسم کے پسینہ سے ستر اونٹ لیٹیں تب بھی کم نہ ہوگا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس سے کیونکر نجات حاصل کیجا سکتی ہے۔ فرمایا کہ علماء کی صحبت میں بیٹھو نجات پاؤ گے۔ میں تمام انبیاء ماسلف پر اپنی امت کے علماء کو پیش کرکے فخر کروں گا۔ دیکھو عالم کی تکذیب نہ کرنا۔ اس کی باتوں کو رد نہ کرنا۔ اس سے دشمنی نہ کرنا۔ اس کو دوست رکھنا اس لئے کہ عالم کی محبت اخلاص اور اس کا بغض نفاق ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ جس نے عالم کی توہین کی اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور جس نے عالم کی تعظیم کی اس نے میری تعظیم کی اور اس کا ٹھکانہ بہشت ہے۔ پھر فرمایا کہ آگاہ رہو کہ عالم کی دعا کو غنیمت سمجھو کیونکہ خدا اس کی دعا کو قبول فرماتا ہے اور جس نے عالم کے پیچھے ایک نماز پڑھی اس نے ہمارے پیچھے اور ابراہیم خلیل ؑ کے پیچھے نماز پڑھی۔

مجلس علماء کو غنیمت سمجھو کیونکہ وہ ایک باغ ہے یا باغہائے جنت سے اس مجلس میں
بیٹھنے والوں پر خدا کی رحمت و مغفرت نازل ہوتی ہے جس طرح سے آسمان سے بارش
علماء کی مجلس میں بیٹھنے والے جب انکی مجلس سے اٹھتے ہیں گناہوں سے پاک ہو کر
اٹھتے ہیں (جامع الاخبار فصل ۲ صفحہ ۳۸)

کس عالم کے پاس بیٹھنا ثواب ہے

حضرت رسول اللہؐ نے
فرمایا کہ ہر عالم کی صحبت میں نہ بیٹھو بلکہ اس عالم کے پاس بیٹھو جو تم کو پانچ باتوں سے
نکال کر پانچ باتوں کی طرف لے جائے ۱۔ جو تم کو شکوک و شبہات سے نکالے
~~تمہارے غرور و تکبر سے نکالے اور خاکساری و فروتنی کی طرف لیجائے~~ اور
تمہارے دلوں میں (دین و مذہب اور خدا و آخرت وغیرہ کا) یقین پیدا کرے ۲۔
جو تم کو غرور و تکبر سے نکالے اور خاکساری و فروتنی کی طرف لیجائے نمبر ۳۔ جو تم
کو ریا سے نکالے اور خلوص نیت و عمل سکھائے ۴۔ جو تم کو باہمی عداوت و
نفرت سے نکالے اور (اہل دین و مذہب سے) محبت و ہمدردی کی تعلیم دے ۵۔
جو تم کو حرص دنیا (علائق دنیا) سے نکال کر زہد و پارسائی کی طرف لے جائے
پس جو عالم خود بھی ان صفات سے خالی ہو اور دوسروں کو بھی ان باتوں
کی تعلیم نہ دے بلکہ جس طرح وہ خود خدا و آخرت کا یقین نہیں رکھتا۔ غرور و تکبر
حسد و ریا و شہوت و باہمی عداوت و نفرت، حرص جاہ و حکومت و مال و دولت
و شہرت کا شکار ہو۔ جسکو تعمیر قوم و ملت کے بجائے خود اپنی دنیا کی تعمیر کی فکر
ہو اور دوسروں کو بھی یہی تعلیم دیتا ہو، یہی باتیں سکھاتا ہو۔ اُن کو اچھی اچھی
باتیں نہیں بتاتا۔ اُن کی برائیوں پر اعتراض نہیں کرتا۔ اُن کو عذاب خدا سے نہیں

ڈراتا۔ اُن کے
انسان کی نجات
پر ہے۔ بغیر ...
نہیں ہوتے۔ تق...
ہے۔ تقویٰ حا...
عبادت بغیر تقو...
فرمایا یا اباذر کو...
وکیف تقل عم...
الرجل من ا...
فیعلم من این
امن ھل ذلک
عز وجل من ا...
وان قلت صلو...
فضل الحلم ...
حتی تکونوا کالا...
الیاء اللہ حقا...

ڈرانا۔ ان کے اعمال کی اصلاح نہیں کرتا اس کے پاس ہو کر سمجھا نہیں جاتے۔
انسان کی نجات دنیا و آخرت کا سارا دارومدار پرہیزگاری اور پاکیزگی عمل
پر ہے۔ بغیر معرفت و پرہیزگاری کے ہمارے اعمال مقبول بارگاہ خداوندی
نہیں ہوتے۔ تقویٰ روح ایمان ہے۔ تقویٰ روح عبادت ہے۔ تقویٰ رضائے پروردگار
ہے۔ تقویٰ حاصل ایمان ہے۔ تقویٰ جنت کی بہار ہے۔ تقویٰ انسانیت کی معراج ہے
عبادت بغیر تقویٰ بے روح کا جسم اور بے تیل کا چراغ ہے۔ حضرت رسول اللہؐ نے ارشاد
فرمایا یا اباذر کن بالعمل بالتقوی اشد اهتماما منك بالعمل فانه لا يقل عمل بالتقوی
وكيف يقل عمل يتقبل لقول الله عزوجل انما يتقبل الله من المتقين يا اباذر لا يكون
الرجل من المتقين حتى يحاسب نفسه اشد من محاسبة الشريك شريكه
فيعلم من اين مطعمه ومن اين مشربه ومن اين ملبسه ومن اين يكسبه
امن حلٍ ذلك ام من حرام يا اباذر من لا يبالي من اين اكتسب المال لم يبال الله
عزوجل من اين ادخله النار۔ پھر فرمایا یا اباذر من اطاع الله عزوجل فقد ذكر الله
وان قلت صلوته وصيامه وتلاوته القرآن يا اباذر اصل الدين الورع يا اباذر
فضل العلم خير من فضل العبادة واعلم انكم لو صليتم حتى تكونوا كالحنايا وصمتم
حتى تكونوا كالاوتاد لا ينفعكم الا بالورع يا اباذر ان اهل الورع والزهد في الدنيا هم
اولياء الله حقاً (عین الحیات مجلسی رح)

یعنی اے ابوذر عبادت سے زیادہ تقویٰ میں اہتمام کرو اس لئے کہ تقویٰ کے ساتھ تھوڑا
عمل بھی بہت ہے اور وہ عمل تھوڑا کیونکر ہو سکتا ہے جسکو خدا قبول فرمائے۔ خداوند
عالم ارشاد فرماتا ہے کہ خدا پرہیزگاروں کے عمل کو قبول فرماتا ہے۔

اے ابوذر انسان اس وقت تک پرہیزگار نہیں ہو سکتا ہے جب تک نفس کا
حساب نہ لے اس سے زیادہ سخت جتنا سختی سے ایک شریک دوسرے شریک
سے اپنا حساب لیتا ہے اپنے مال کا اور معلوم کرے کہ کہاں سے کھاتا ہے۔
کہاں سے پیتا ہے۔ کہاں سے لباس حاصل کیا ہے۔ یہ چیزیں حلال سے حاصل کرتا
ہے یا حرام سے۔

اے ابوذر جو شخص کچھ پرواہ نہیں کرتا کہ کہاں سے روزی حاصل کرتا ہے خدا بھی
کوئی پرواہ نہ کریگا کہ کہاں اس کو جہنم میں بھیج دے گا۔

اے ابوذر جس شخص نے عبادت کے بجالانے میں اور گناہوں کے چھوڑنے میں خدا
کی فرمانبرداری کی گویا اس نے خدا کو بہت یاد کیا اگرچہ اس کی نمازیں، روزے
اور تلاوت قرآن کم ہو۔ (یعنی بقدر واجب ہو)

اے ابوذر پرہیزگار بن جاؤ سب سے بڑے عبادت گزار ہو جاؤ گے اور بہترین
عمل تمہارے دین کا پرہیزگاری ہے۔

اے ابوذر علم کی فضیلت عبادت سے زیادہ ہے اور جان لو کہ اگر تم اتنی عبادت
کرو کہ مثل کمان کے ختم ہو جاؤ اور اتنے روزے رکھو کہ مثل کمان کے تانت کے
لاغر ہو جاؤ جب بھی تم کو یہ چیزیں بغیر پرہیزگاری کے فائدہ نہ پہونچائیں گی

اے ابوذر دنیا میں زہد و تقویٰ اختیار کرنے والے ہی خدا کے سچے دوست ہیں